حافظ غلام مرتضیٰ

چوتھی صدی ہجری میں عالمِ اسلامی کی مذہبی حالت

(۲)

اس زمانہ میں اسلامی دنیا کی مذہبی حالت پر ایک عام تبصرہ کے بعد یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مذکورۂ بالا مذاہب اور فرقے عالمِ اسلام کے کس کس خطے میں پائے جاتے تھے اور اس مقصد کے تحت عرب جغرافیہ نویسوں کے طرز پر تمام عالمِ اسلامی کو چودہ اقالیم میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں سے چھ کا شمار ممالک عرب میں ہوتا تھا اور وہ یہ ہیں: جزیرۃ العرب۔ عراق۔ اقور (اشور)۔ شام۔ مصر اور مغرب۔ اور آٹھ ممالک عجم میں داخل تھے جن کے نام یہ ہیں۔ مشرق۔ دیلم۔ رحاب۔ جبال۔ خوزستان۔ فارس۔ کرمان اور سند۔ پہلے ممالک عجم پر گفتگو کی جائے گی اور پھر عربی ممالک پر۔

اقلیمِ مشرق اقلیمِ مشرق میں مقدسی نے اس خطۂ زمین کو شامل کیا ہے جسے دوسرے جغرافیہ نویسوں نے اقلیم خراسان، اقلیمِ سجستان اور اقلیم ماوراء النہر کے نام سے تقسیم کیا تھا۔ اس کی وجہ غالباً جغرافیائی سے زیادہ سیاسی تھی کیونکہ یہ پورا علاقہ مقدسی کے زمانے میں آل سامان کے حیطۂ اقتدار میں تھا۔ اور چند علاقوں کو چھوڑ کر پوری اقلیم کا خراج سامانی امراء کے خزانہ عامرہ میں داخل ہوتا تھا۔ غرضیکہ یہ سیاسی اقلیم تین جغرافیائی اقالیم کا مجموعہ تھی۔ خراسان، سجستان اور ماوراء النہر لیکن مقدسی ان تینوں اقالیم کو دو جانبوں میں تقسیم کرتا ہے:

۱۔ جانب ہیطل جو اقلیم ماوراء النہر کے ساتھ منطبق ہے۔

۲۔ جانب خراسان جو تقریباً خراسان، افغانستان اور سجستان کے علاقوں پر مشتمل تھا اور دریائے جیحوں دونوں جانبوں کے درمیان حدِ فاصل تھا۔

ماوراء النہر۔ عرب جغرافیہ دانوں کے زمانے میں ماوراء النہر اس علاقے کا نام تھا جو موجودہ ایران کے شمال مشرق اور افغانستان کے شمال میں واقع ہے اور جسے زار روس کے عہدِ حکومت میں روسی ترکستان کہتے تھے اور جو عہدِ حاضرہ میں ترکمانستان، ازبکستان، تاجیکستان اور کرغیز کی جمہوریتوں پر مشتمل ہے۔ قدیم زمانے میں یہ علاقہ چھ صوبوں میں منقسم تھا اور پھر ہر صوبہ صدر مقام، چند مشہور شہروں اور دیہاتوں پر مشتمل تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ فرغانہ۔ اس کا صدر مقام اخسیکت تھا اور مشہور شہر حسب ذیل تھے۔ نصر آباد، اوزکند جس کی جانب

قاضیخان مصنف فتاوائے قاضیخاں منسوب ہیں) اوش، رشتان اور مرغینان (جو صاحب ہدایہ برہان الدین مرغینانی کا وطن تھا)۔

۲۔ اسبیجاب۔ اس کا صدر مقام اسبیجاب ہی تھا اور مشہور شہر یہ تھے خورلوغ، زرانخ، تراز، برسخان اور فاراب (جو مشہور فلسفی ابونصر فارابی کا وطن تھا)۔

۳۔ شاش۔ یہ آج کل تاشقند کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا صدر مقام بنکث تھا اور حسب ذیل خاص شہر تھے نکث، جینانجکث۔ بناکت (جو مؤرخ ابوسلیمان داؤد کا وطن تھا جن کی تاریخ روضۃ اولی الالباب فی تواریخ الاکابر والانساب بالعموم تاریخ بناکتی کے نام سے مشہور ہے) اور غرجند۔

۴۔ اشروسنہ۔ اس کا صدر مقام بنجکث تھا اور خاص شہر یہ تھے نوجکث، خرقانہ، ساباط اور زامین وغیرہ۔

۵۔ صغد۔ اس کا صدر مقام سمرقند تھا، اور یہی شہر پوری اقلیم کا دارالسلطنت تھا۔ دوسرے مشہور شہر یہ تھے ابغر، دبوسیہ، کرمینیہ اور قطوانہ۔

۶۔ بخارا۔ اس کا صدر مقام نموجکث تھا اور دیگر مشہور شہروں میں بیکند، طواویس اور زندنہ وغیرہ تھے۔

ان چھ صوبوں کے علاوہ چار نواحی تھے (۱) ایلاق (۲) کش (۳) صغانیان (۴) نسف جسے فارسی میں نخشب کہتے تھے اسی کی طرف ماہ نخشب کہتے تھے۔ اسی کی طرف ماہ نخشب منسوب ہے جسے ابن المقنع نے بنایا تھا اور جو روزانہ افق مشرق سے طلوع ہوتا تھا اور ماہ فلک کی طرح رات بھر سیر کے بعد مغرب میں ڈوب جاتا۔ اس کی روشنی بارہ فرسخ تک جاتی تھی مگر نمرود کی خدائی کی طرح تین مہینے کے بعد ختم ہوگیا۔ اسی نسف کی جانب امام ابوحفص نجم الدین عمر (المتوفی ۵۳۷ھ) منسوب ہیں جو دیگر کتب دینیہ کے علاوہ عقائد کے مصنف ہیں اور اس کتاب کی شرح عقائد نسفی (از علامہ سعد الدین تفتازانی) آج تک مدارس عربیہ کے نصاب میں داخل ہے۔

ناحیہ نسف کا دوسرا شہر بزدہ تھا جس کی جانب قاضی فخر الاسلام بزدوی منسوب ہیں جو دیگر کتب کے علاوہ اصول فقہ حنفی کی کتاب کشف الاصول کے مصنف ہیں۔

جو صوبے اور مشہور شہر دریائے جیحون پر واقع تھے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ خوارزم۔ یہ بڑا وسیع صوبہ تھا اور دریائے جیحون کے دونوں کناروں پر اس کے دو صدر مقام تھے ماوراء النہر کی جانب اس کا صدر مقام کاث تھا جس کو شہرستان کہتے تھے اور مشہور شہر یہ تھے بغردمان، اردخیوہ گردر اور سدور وغیرہ۔ جانب خراسان میں اس کا دوسرا صدر مقام جرجانیہ تھا جس کے اندر حسب ذیل مشہور شہر تھے۔ نوزوار، خیوہ، ہزاراسپ، جگربند، اندرستان اور زمخشر (جس کی جانب علامہ جاراللہ زمخشری صاحب کشاف منسوب ہیں)۔

۲۔ **قوادیان**۔ یہ ایک چھوٹا صوبہ تھا اس کے اندر زیادہ شہر نہیں تھے۔ سب سے بڑا شہر بیز تھا۔
۳۔ **ختل**۔ یہ بڑا وسیع صوبہ تھا جس کے اندر بہت سے شہر تھے۔ اس کا صدر مقام ھُلبک تھا اور مشہور شہر حسب ذیل تھے۔ مرند، ہلاورد، اسکندرہ اور مُنک۔

مذکورہ بالا صوبہ جات کے علاوہ دریائے جیحون پر چھ بڑے شہر واقع تھے۔ (۱) ترمذ (۲) کالف (۳) نویدہ (۴) زم (۵) فربر اور (۶) آمل۔

۲۔ **جانب خراسان**۔ عرب جغرافیہ نویسوں کا خراسان (مع سجستان) تقریباً عہد حاضر کے صوبہ خراسان اور افغانستان پر مشتمل تھا۔ مقدسی کے زمانے میں اس میں نو صوبے اور آٹھ نواحی تھے۔ صوبوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:
۱۔ **بلخ**۔ اس کا صدر مقام بلخ ہی تھا اور مشہور شہر یہ تھے۔ اشفورقان، سلیم، سمنجان اور راون۔
۲۔ **غزنین**۔ صدر مقام غزنین ہی تھا اور حسب ذیل خاص شہر یہ تھے۔ کابل۔ اغان۔ سرہون اور کادیل۔
۳۔ **بُست**۔ یہی صدر مقام تھا اور خاص یہ تھے۔ جعالکان۔ بوزاد۔ بجوئی اور روذان۔
۴۔ **سجستان**۔ اس کا صدر مقام زرنج تھا اور کوین۔ زنبوک۔ قرنین وغیرہ مشہور شہر تھے۔ اس کی طرف نسبت سجستانی ہوتی ہے اور کبھی بطور اختصار سجزی بھی کہتے ہیں اور بہت سے علماء وفقہاء اس کی طرف منسوب ہیں مثلاً ابو سعید سجزی جو حنفی مذہب کے قاضی تھے۔ آپ نے شام وعراق اور خراسان کا سفر کیا۔ پھر وطن آکر مختلف مقامات میں عہدۂ قضا پر مامور رہے اور فرغانہ میں ۴۷۳ھ میں وفات پائی۔
۵۔ **ہرات**۔ اس کا صدر مقام ہرات ہی تھا اور مشہور شہروں میں کروخ، مالن اور استربیان وغیرہ تھے۔
۶۔ **جوزجانان**۔ صدر مقام یہودیہ تھا اور انبار، برزور اور فاریاب وغیرہ مشہور شہر تھے۔
۷۔ **مرو**۔ اس کا صدر مقام مرو ہی تھا اور مشہور شہر حسب ذیل تھے۔ منجان۔ سوسقان اور دندانقان۔
۸۔ **نیشاپور**۔ اس کا صدر مقام ایرانشہر تھا اور اس کے مخصوص مقامات حسب ذیل تھے۔ بیہق، سابزوار، اسفرائن۔ باخرز۔ خواف، نسا۔ ابیورد اور طوس وغیرہ۔ طوس ایک مردم خیز خطہ تھا جس کو امام غزالی جیسے حکیم، فردوسی ایسے شاعر، نظام الملک ایسے وزیر اور خواجہ نصیر الدین جیسے محقق کے مولد ہونے کا شرف حاصل ہے۔
۹۔ **قہستان**۔ اس کا صدر مقام قائن تھا اور تون، طبس اور رقّہ اس کے مشہور شہر تھے۔

ان نو صوبوں سے متعلق آٹھ نواحی تھے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) بوشنج (۲) بادغیس (۳) غرجستان (۴) مروالروذ (۵) طخارستان (۶) بامیان (۷) کنج رستاق (۸) اسفزار۔

مذہبی حالت اقلیم مشرق اگرچہ مستقر خلافت اور مرکز اسلام سے دور تھی لیکن یہاں دینداری زیادہ تھی بالخصوص ماوراء النہر (جانب ہیطل) کا علاقہ اپنی اسلام پسندی اور دینداری

کے لئے خصوصیت سے مشہور تھا۔ اس کے شہروں میں بڑے بڑے فقہاء اور محدثین پیدا ہوئے۔ محدثین کے سرگروہ امام بخاری اور مسلم بن الحجاج نیشاپوری کے وطن ہونے کا شرف اسی اقلیم کو حاصل ہے۔ ان دونوں بزرگوں نے فن حدیث میں جو تحریک قائم کی اس کا سلسلہ ایک عرصہ تک جاری رہا۔ چنانچہ محدثین یہاں کے شہروں بالخصوص نیشاپور کی جانب منسوب ہیں۔

چوتھی صدی ہجری میں بہت سے ایسے فقہا و محدثین گزرے جو فقہ میں مرتبۂ اجتہاد پر فائز تھے۔ ان میں سے ابوحاتم محمد بن حیان تمیمی سمرقندی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ آپ سمرقند کے قاضی تھے اور فنِ حدیث اور جرح و تعدیل کے مسئلہ پر بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ اکثر محدثین نے آپ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ ۳۵۴ھ میں وفات پائی۔ اسی طرح امام ابوبکر محمد بن منذر نیشاپوری بھی ایک بڑے مجتہد تھے۔ آپ کی وفات ۳۱۶ھ میں ہوئی۔

فقہاء حنفیہ میں سے امام ابومنصور ماتریدی بھی اسی زمانے میں تھے۔ سمعانی نے کتاب الانساب میں لکھا ہے کہ ماتریت سمرقند میں ایک محلہ کا نام تھا اسی کو ماتریدی بھی کہتے تھے اس کی طرف نسبت ماتریدی ہے۔ آپ نے بہت سی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ مثلاً کتاب التوحید، اوہام المعتزلہ اور مآخذ الشرائع فی الفقہ وغیرہ۔ آپ کی وفات ۳۳۳ھ میں ہوئی۔ فقہاء حنفیہ میں سے ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی کا نام بھی قابلِ ذکر ہے۔ آپ کا لقب امام الہدیٰ تھا اور ۳۷۳ھ میں انتقال ہوا۔

فقہائے شافعیہ میں سے محمد بن علی القفال الشاشی بہت مشہور تھے۔ ماوراء النہر کے علاقہ میں اپنے زمانے کے امام اور شافعی مذہب کے مبلغ تھے۔ فقہ اور اصول میں آپ نے چند کتابیں بھی تصنیف کیں۔ مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان جنگ کے وقت آپ جہاد کے لئے نکلے اور گرفتار ہو کر قسطنطنیہ بھیجے گئے۔ لیکن چند دنوں کے بعد اپنے وطن کو واپس لوٹے اور شاش میں ۳۶۵ھ میں وفات پائی۔

اسی طرح ابوبکر بن فورک بھی علمائے کبار میں سے تھے۔ آپ اصولی اور متکلم تھے اور امام ابوالحسن اشعری کے مذہب کی حمایت کرتے تھے۔ آپ کا وطن اصفہان تھا۔ لیکن جب رے میں معتزلہ کی کثرت کی وجہ سے پریشان کئے گئے تو اہلِ نیشاپور نے آپ کو بلالیا اور ایک مدرسہ قائم کیا جس میں آپ درس دیتے تھے۔ تقریباً سو کتابیں آپ نے یادگار چھوڑیں اور نیشاپور ہی میں ۴۰۶ھ میں انتقال کیا۔

اس اقلیم کے لوگ سوائے چند علاقوں کے عموماً صحیح العقیدہ تھے۔ لیکن اس کے ساتھ بعض شہروں میں دوسرے عقائد بھی مروج تھے جس کی تفصیل یہ ہے:

نواحی ہرات، کردخ اور استربیان میں خوارج کی کثرت تھی بالخصوص سجستان میں جیسا کہ مشہور مصری عالم احمد امین نے لکھا ہے:

وکان فیہا (سجستان) کثیر من الخوارج یظہرون مذہبہم ولا یتحاشون منہ و یفتخرون بہ عند المعاملۃ یقول الرجل عند مماکستہ "انا من الخوارج لا تجد عندی الا الحق" (ظہر الاسلام جلد اوّل صفحہ ۲۷۸)	اور سجستان میں بہت سے خوارج تھے جو اپنے مذہب کو ظاہر کرتے تھے اور اس سے اجتناب نہیں کرتے تھے بلکہ باہمی لین دین کے وقت اس بات پر فخر کرتے تھے مثلاً جنگی کی ادائیگی کے وقت خارجی کہہ دیتا تھا کہ میں خوارج میں سے ہوں، میرے پاس سوائے حق کے اور کچھ نہ پاؤ گے۔

نیشاپور میں معتزلہ پائے جاتے تھے۔ لیکن انہیں غلبہ حاصل نہیں تھا۔ وہاں صرف شیعہ اور کرامیہ فرقوں کو کافی اہمیت حاصل تھی۔ فرقہ کرامیہ کا مولد و منشا سجستان تھا لیکن اس کا اثر دور دور تک پھیل گیا تھا بہرکیف اقلیم مشرق میں نیشاپور کے علاوہ ہرات اور غرج الشار میں کرامیہ کا زور تھا۔ اس کے علاوہ نساک و زہاد کرامیہ کی خانقاہیں فرغانہ، ختل اور جوزجانان میں بکثرت تھیں۔ مرو الروذ اور سمرقند میں بھی ایک ایک خانقاہ تھی۔

ترمذ جہم میں صفوان کی سرگرمیوں کا مرکز رہ چکا تھا۔ اب بھی وہاں جہمیہ کی کثرت تھی۔ چنانچہ مقدسی لکھتا ہے:

واکثر اہل ترمذ جہمیۃ۔	شہر ترمذ کے باشندوں میں اکثر جہمیہ تھے۔

رقہ کے لوگ شیعہ تھے۔ اور کندر کے بسنے والے قدری المذہب تھے۔

اس علاقہ (خراسان، سجستان اور ماوراء النہر) میں بعض حصوں کو چھوڑ کر حنفی مذہب کا غلبہ تھا۔ وہ مستثنیٰ مقامات حسب ذیل تھے:

شاش، ایلاق، طوس، نسا، ابیورد، طراز، صنغاج، سواد بخارا، سنج، دندانقان، اسفرائن اور جویان۔ یہاں پر عموماً شافعی المذہب تھے اور انھیں کے مذاہب پر ان مقامات میں عمل ہوتا تھا۔ یہاں کے خطیب بھی شافعی ہوتے تھے۔ ان مقامات کے علاوہ ہرات، سجستان، سرخس، مروالروذ اور مرو شاہجہان میں بھی شوافع کا کافی زور تھا۔ ان شہروں میں قاضی صرف احناف اور شوافع ہی میں سے مقرر ہوتا تھا۔ مرو کی ایک جمعہ مسجد میں بھی خطیب شافعی تھا۔ لیکن مرو اور نیشاپور کی مساجد میں امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق اقامت کے الفاظ دو دو بار کہے جاتے تھے۔ غرج الشار کے لوگ عیدین کی نماز عبداللہ بن مسعود کے قول کے مطابق پڑھتے تھے جو امام ابو حنیفہؒ کا بھی مسلک ہے یعنی دونوں رکعتوں میں قرأت کو ملاتے تھے (بدیں طور کہ پہلی رکعت میں تکبیرات کے بعد قرأت کرتے تھے اور دوسری رکعت میں تکبیرات کے پہلے قرأت کرتے تھے) اور چار تکبیر کہتے تھے۔ علاقہ فاراب کے مفصلات میں ایک نو آباد شہر کدر تھا جہاں اہلحدیث کا غلبہ تھا۔ جیسا کہ مقدسی لکھتا ہے:

"وکدر مدینۃ محدثۃ .... واصحاب الحدیث بہا الغلبۃ۔ (احسن التقاسیم صفحہ ۲۷۳)

دیگر مذاہب۔ اس اقلیم میں نصاریٰ بہت کم تھے۔ البتہ یہودیوں اور مجوسیوں کی کثرت تھی۔ ماوراء النہر

کے دیہاتوں میں بدھ مت کے پیرو بھی تھے جو غالباً فرقہ سوتامبر (سفید پوشوں) سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ لوگ بظاہر مسلمان مگر حقیقتاً بدھ مت کے پیرو تھے اس لئے سیاح ان کی دو رخی مذہبیت سے حیران ہو کر انھیں زنادقہ کہہ دیتے تھے۔ چنانچہ مقدسی لکھتا ہے:

وبرساتیق هیطل اقوام یقال لهم بیض الثیاب مذاهبهم تقارب الزنادقة۔

(احسن التقاسیم صفحہ ۳۲۳)

اور ماوراء النہر کے دیہاتوں میں بعض قومیں تھیں جن کو سفید پوش کہا جاتا تھا اور جن کے مذہبی عقائد زندیقیوں کے سے تھے۔

اسی طرح شہرستانی اپنی کتاب الملل والنحل میں لکھتا ہے کہ زنادقہ (غالیہ) مختلف مقامات پر مختلف القاب سے مشہور تھے چنانچہ ماوراء النہر میں یہ لوگ مبیّضہ (سفید پوش) کہلاتے تھے۔

اقلیم دیلم۔ چوتھی صدی ہجری میں اقلیم دیلم کا اطلاق اس علاقے پر ہوتا تھا جو بحر طبرستان کے جنوبی اور مغربی ساحلوں پر پھیلا ہوا ہے۔ آج کل اس کے بعض حصے شمالی ایران اور کچھ روسی علاقے میں داخل ہیں۔ یہ کوئی بڑی اقلیم نہ تھی اور نہ اس کے اندر شہر ہی زیادہ تھے۔ یہاں پر دیلمیوں کی حکومت تھی اور اکثر امرائے خراسان اور ان کے درمیان جرجان کے خطے میں لڑائیاں ہوا کرتی تھیں۔ اسی لئے یہ ملک اقلیم دیلم کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کا دارالسلطنت شہرستان تھا اور پوری اقلیم پانچ صوبوں میں منقسم تھی جس کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ **قومس۔** اس کا صدر مقام دامغان تھا اور مشہور یہ تھے۔ سمنان، بسطام، بیار اور مغون۔

۲۔ **جرجان۔** اس کا صدر مقام شہرستان تھا اور مشہور شہر استراباد، آبسکون، آخر اور رباط تھے۔

۳۔ **طبرستان۔** اس کا صدر مقام آمل تھا اور خاص شہروں میں سالوس، میلہ، ماطیر اور طمیسہ وغیرہ تھے۔

۴۔ **دیلمان۔** اس کا صدر مقام بروان تھا اور مشہور شہر یہ تھے۔ ولامر، شکیرز، تارم اور خشم۔

۵۔ **خزر۔** اس کا صدر مقام اُتل تھا۔ یہ وسیع صوبہ سدّ یاجوج و ماجوج سے متصل تھا اور اس کی سرحدوں پر روم کے شہر واقع تھے۔ اس صوبے کے خاص شہر یہ تھے۔ بلغار، سمندر، سوار، خملیخ، بلنجر اور البیضاء۔

مذہبی حالت۔ اس ملک کی مذہبی حالت بہت اچھی تھی۔ لوگوں میں علوم دینیہ کا چرچا تھا۔ اکثر مقامات پر فقہاء و محدثین آباد تھے۔ چنانچہ مقدسی یہاں کے باشندوں کے متعلق لکھتا ہے:

کبراء فی الفقه واجلة فی الحدیث۔ (احسن التقاسیم صفحہ ۳۵۳)

عقائد۔ بعض مقامات پر تو بدلے ہوئے اور بعض دیگر علاقوں میں صحیح عقیدے رائج تھے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

صوبۂ جرجان میں فرقۂ نجاریہ کے لوگ بکثرت تھے۔ اسی طرح جرجان، بیار اور طبرستان کے پہاڑی علاقوں

میں کرامیہ پائے جاتے تھے اور ان لوگوں کی وہاں پر خانقاہیں بھی تھیں ۔ جرجان اور طبرستان میں شیعہ فرقہ کو کافی اہمیت حاصل تھی ۔ دیلم کے علاقے میں بھی شیعہ موجود تھے ۔ لیکن اکثریت، اہلسنت والجماعت کی تھی ۔

فقہی مذاہب ۔ قومس اور جرجان کے اکثر باشندے اور طبرستان کے بعض اضلاع کے لوگ حنفی المذہب تھے جیسا کہ مقدسی نے قومس کے حالات میں لکھا ہے :

ولا غیر حنفیؔ لھم فقیه ونظّار ۔ اور ان کے مذہبی عالم اور مناظر بجز حنفی المذہب کے دوسرا نہ تھا ۔

اسی طرح شہرستان میں امام مسجد حنفی تھا اور تکبیر کے کلمات دو دو بار کہے جاتے تھے ۔ شہر بیار میں بھی بجز ایک مسجد کے جو اہلحدیث کے قبضے میں تھی ۔ ساری مسجدیں احناف کے ہاتھوں میں تھیں ۔ ان کے علاوہ باقی مقامات میں حنبلی اور شافعی مذہب کے پیرو تھے ۔ البتہ شہر بیار میں نہ تو کوئی شافعی المذہب تھا اور نہ کوئی حنبلی ۔

غیر اسلامی مذاہب ۔ بعض علاقوں میں یہودی، نصرانی اور بت پرست قومیں بھی موجود تھیں ۔ بالخصوص صوبۂ خزر میں ۔ چنانچہ ابن حوقل اس صوبے کی مذہبی حالت یوں بیان کرتا ہے :

والخزر مسلمون ونصاریٰ ویهود وفيهم عبدة الاوثان واقل الفرق اليهود واكثرهم المسلمون الّا ان الملك وخاصته يهود ۔

(المسالک والممالک صفحہ ۲۷۸ ۔ ۲۷۹)

اور خزر کے لوگ مسلمان، عیسائی اور یہودی تھے اور ان میں بت پرست بھی تھے ۔ یہودیوں کی تعداد سب سے کم تھی اور اکثریت مسلمانوں کی تھی لیکن بادشاہ اور اعیانِ سلطنت یہودی تھے ۔

یہ یہودی بادشاہ راستباز اور غیر متعصب تھا ۔ لوگوں کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے اس نے سات حاکم مقرر کر رکھے تھے جن میں یہودی، عیسائی، مسلمان اور بت پرست سبھی شامل تھے ۔ صوبۂ خزر کے شہر سمندر میں مسلمانوں کی مسجدیں تھیں اور نصرانیوں کے لئے گرجا گھر اور یہودیوں کے علٰحدہ عبادت خانے تھے ۔ (باقی آئندہ)

اسلام اور مذاہب عالم

مصنفہ مظہر الدین صدیقی

قیمت چار روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ :۔ ادارۂ ثقافت اسلامیہ ۔ کلب روڈ ۔ لاہور